مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس سیزدہم

منعقدہ ۲، ۳، ۴ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ - ۲۰، ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۴۳ء

بمقام لاہور

زیر صدارت شیخ الاسلام سید حسین احمد صاحب مدنی دامت برکاتہم

تجاویز

(۱)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب نائب امیر الشریعۃ صوبۂ بہار و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مولانا کی ذات گرامی مجمع بالکمالات تھی جس طرح ان کو علوم دینیہ میں اعلیٰ مہارت حاصل تھی۔ اسی طرح اسلامی سیاست میں

تھی قدرت نے ان کو کامل دستگاہ عطا فرمائی تھی۔ خلقِ خدا کی خدمت اور مسلمانوں کی حفاظت ان کے نصب العین کے خاص اور اہم اجزاء تھے۔ علماء ہندوستان میں ان کی شخصیت، ان کی خدماتِ جلیلہ کے لحاظ سے نمایاں تھی۔ اُن کے اخلاص و ایثار کے موافق اور مخالف یکساں معترف تھے۔ حق تعالیٰ اُن کی تربت کو اپنی رحمتوں سے سیراب کرے اور جنت الفردوس میں ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ یہ جلسہ مولانا مرحوم کے اقرباء اور متعلقین کی خدمت میں مخلصانہ تعزیت اور دلی ہمدردی پیش کرتا ہے اور ان کو یقین دلاتا ہے کہ اس صدمۂ عظیم میں تمام ہندوستان کے مسلمان ان کے ساتھ شریک ہیں۔

(منجانب صدر)

(۳۲)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ جناب چودھری افضل حق صاحب رکنِ اعظم مجلس احرارِ ہند کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ چودھری صاحب مجلس احرارِ اسلام کے نہایت بلند پایہ بزرگ اور اسلامی و قومی امور میں اعلیٰ بصیرت و مہارت رکھنے والے اور بہترین مفکر تھے۔ آزادیٔ وطن کی راہ میں ان کی خدمات اور قربانیاں ہندوستان میں روشن ہیں۔

یہ جلسہ دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ان کو فردوس بریں میں جگہ دے اور ان کی قبر پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے۔ یہ جلسہ مرحوم کے اعزاء و اقرباء کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور ان کے رنج و غم میں اپنی شرکت کا یقین دلاتا ہے۔ (منجانب صدر)

(۳۳)

(۱) جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ فقہ اسلامی عبادات و معاملات، تمدن و معاشرت، سیاست اور اقتصادیات کے تمام اصول پر حاوی ہے، دیکھ رہا ہے کہ عصری ایجادات اور غیر اسلامی اصول اقتصادیات کے رواج سے ایسی صورتیں پیش آرہی ہیں کہ ان کے جواز و عدم جواز کے بارے میں

علماء مختلف الرائے ہو جاتے ہیں اور ان کا باہمی اختلاف مسلمانوں کے لئے موجب تشویش و پریشانی ہوتا ہے۔

اس لئے یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء ایسے جدید پیش آنے والے مسائل میں علماء متبحرین کی معتمد جماعت سے تبادلۂ خیالات اور بحث و مباحثہ غور و فکر کے بعد ایسے فیصلے مرتب کرائے جن پر علماء متبحرین کی زیادہ سے زیادہ جماعت متفق ہو پھر ان فیصلوں پر عمل کرنے کے لئے مسلمانوں میں شائع کر دیا جائے۔

(۴)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ وقت کی نزاکت اور باہمی افتراق و انشقاق کی ہلاکت خیزی اور اس کے عواقب و نتائج مشئومہ کا پورا پورا احساس کر کے اور ان مختلف فیہ مسائل میں جو دور اول یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین و ائمہ مجتہدین کے زمانہ سے مختلف فیہ چلے آتے ہیں باہم دست و گریباں نہ ہوں اپنی اپنی جگہ اپنے عقیدہ کے موافق مذہب راجح پر عمل کرتے ہوئے دوسرے خیال کے مسلمانوں پر زبان طعن دراز نہ کریں اور سب و شتم سے محترز رہیں۔ اور انما المؤمنون اخوۃ کے ماتحت بھائی بھائی کی طرح زندگی بسر کریں اور باہمی تعاون و تعاضد کر کے کالبنیان یشد بعضہ بعضاً ایک مستحکم و مضبوط دیوار بن جائیں جس کو کسی مخالف کی دشمنی کسی قسم کا گزند نہ پہنچا سکے۔

اسی طرح یہ جلسہ موت و حیات کی کشمکش کے اس دور میں تمام مسلم جماعتوں سے درد مندانہ اپیل کرتا ہے کہ اسلام اور قوم کی فلاح و نجات کی خاطر آپس کے اختلافات کو دلائل و براہین کی روشنی میں تحقیق حق کے اصول پر رفع کرنے کی سعی کریں۔ اور اختلاف رائے کے باوجود باہمی منافرت اور توہین و تذلیل کا مذموم طریقہ اختیار نہ کریں کہ یہ اسلامی وقار اور قومی زندگی کے لئے تباہ کن اور اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے

(۵)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس اسلامی ممالک خصوصاً عراق، ایران، شام،

فلسطین وغیرہ کے موجودہ نازک ترین حالات کو نہایت خطرہ کی نظر سے دیکھتا ہے کہ ان اسلامی ممالک کو استعمار پسند طاقتیں کس طرح اپنی اغراض فاسدہ میں استعمال کرنے کے لئے مقہور ومجبور کر رہی ہیں۔ ان کی تسلیم شدہ آزادی کو پامال کیا جارہا ہے۔ یا ان کے فطری حق آزادی سے انہیں محروم کرنے یا رکھنے کے لئے کیسے کیسے حیلے تراشے جارہے ہیں۔ جمعیتہ علماء بار بار اس امر کا اعلان کر چکی ہے اور آج بھی اس اعلان کا اعادہ کرتی ہے کہ اسلامی ممالک پر کسی اجنبی طاقت کا تسلط اور قہر وغلبہ مسلمانان عالم کسی طرح برداشت نہیں کریں گے اور جب تک اسلامی ممالک پر سے استعمار پسند طاقتیں اپنا تسلط بالکلیہ نہ اٹھالیں گی اور ان کو آزادی کامل کی فضا میں سانس لینے کا موقع نہ دیں گی اس وقت تک مسلمان چین سے نہیں بیٹھیں گے اور مطمئن نہ ہوں گے۔

محرک :- مولانا احمد سعید صاحب موئید :- مولانا عبدالماجد صاحب۔

(۶)

جمعیتہ علماء بارہا اس امر کا اعلان کر چکی ہے کہ اس کا نصب العین آزادی کامل ہے۔ اس پر تمام مسلمانان ہند متفق ہیں اور اسی کو اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ جمعیتہ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ وطنی آزادی میں مسلمان آزاد ہوں گے، ان کا مذہب آزاد ہوگا اور مسلم کلچر اور تہذیب وثقافت آزاد ہوگی۔ وہ کسی ایسے آئین کو ہرگز قبول نہ کریں گے جس کی بنیاد ایسی آزادی پر نہ رکھی گئی ہو۔

جمعیتہ علماء ہند، ہندوستان میں صوبوں کی کامل خود مختاری اور آزادی کی زبر دست حامی ہے جس میں غیر مصرحہ اختیارات بھی صوبوں کے ہاتھ میں ہوں اور مرکز کو صرف وہی اختیارات ملیں جو تمام صوبے متفقہ طور پر مرکز کے حوالے کریں۔ اور جن کا تعلق تمام صوبوں سے یکساں ہو۔

جمعیتہ علماء ہند کے نزدیک ہندوستان کے آزاد صوبوں کا سیاسی وفاق ضروری اور مفید ہے مگر ایسا وفاق اور ایسی مرکزیت جس میں اپنی مخصوص تہذیب و

ثقافت کی مالک نو کروڑ نفوس پر مشتمل مسلمان قوم کسی عددی اکثریت کے رحم وکرم پر زندگی بسر کرنے پر مجبور رہو، ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہ ہوگی۔ یعنی مرکز کی تشکیل ایسے اصول پر ہونی ضروری ہے کہ مسلمان اپنی مذہبی، سیاسی اور تہذیبی آزادی کی طرف سے مطمئن ہوں۔

(۷)

ہندوستان کی آزادی کے متعلق سر اسٹیفورڈ کرپس برطانوی حکومت کا کوئی نظریہ لائے ہیں معلوم نہیں کہ وہ نظریہ کیا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق اظہار رائے کا کوئی موقعہ نہیں تاہم یہ امر بھی یقینی ہے کہ برطانوی حکومت نے اس کام کا بہترین وقت اپنی عاقبت نااندیشی اور مغرورانہ بے پروائی سے ضائع کردیا۔ اندیشہ ہے کہ موجودہ نازک لمحات میں کوئی ایسی تجویز بھی جو اگر بروقت ہوتی تو مناسب سمجھی جاتی۔ کہیں بعد از وقت کی مشہور مثل کی مصداق نہ بن جائے۔

تاہم ان نازک لمحات میں ہندوستانیوں کے فرائض بھی بہت اہم ہوگئے ہیں جمعیۃ علماء تمام مسلمانان ہند اور مسلم اداروں کو پر زور توجہ دلاتی ہے کہ اس وقت تمام مسلم ادارے اور جماعتیں اشتراک عمل سے کام لیں اور پورے غور وفکر اور تبادلۂ خیالات کے بعد کسی متحدہ فیصلے پر سب متفق ہو جائیں۔

(۸)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس قاضی ایکٹ ۱۹۳۸ء کے متعلق اس حقیقت کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ اس میں سے اس دفعہ کو حذف کر کے جس میں اس قسم کے مقدمات کے لئے مسلم جج کی عدالت میں پیش ہونا ضروری قرار دیا گیا تھا نہ صرف اس ایکٹ کی مذہبی افادی حیثیت کو باطل کردیا گیا بلکہ اس طرح اس کو مسلمانوں کے لئے سخت مضر اور خطرناک بنا دیا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء یہ واضح کردینا ضروری سمجھتی ہے کہ غیر مسلم جج کے فسخ کرانے سے شرعاً نکاح فسخ نہیں ہوتا اور عورت بدستور شوہر اول کے نکاح میں رہنے کے باوجود قانونی زد سے محفوظ ہو کر دوسرا نکاح کرلیتی ہے اور

حرام میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

جمعیۃ علماء مسلم ارکان اسمبلی سے پرزور استدعا کرتی ہے کہ وہ اس ایکٹ ۸ء میں یہ ضروری ترمیم کرانے کے لئے متفق ہو کر سعی کریں۔

محرک :- مولانا احمد سعید صاحب موئید :- مولانا محمد یونس صاحب لائل پور

(۹)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس اس حقیقت کے پیش نظر کہ اسلام نے مسلمانوں میں فرق مراتب کا معیار تقویٰ اور سیرت کو قرار دیا ہے۔ نسل وحرفت پر اس کا مدار نہیں رکھا۔ نیز تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسی نسل اور کسی سرزمین کے باشندے ہوں بھائی بھائی اور اسلامی حقوق میں مساوی بنایا ہے اور کسی شخص کو اس کی نسل یا حرفت کی وجہ سے رذیل اور کمین قرار نہیں دیا۔ تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس زریں اسلامی اصول کو اختیار کریں اور ہندوستان کی بعض غیر مسلم اقوام کی صحبت و اختلاط سے شرافت اور رذالت کا جو غیر اسلامی تخیل پیدا ہو گیا ہے اس کو جلد از جلد مٹادیں۔ بعض مقامات پر سرکاری کاغذات میں بھی بعض جماعتوں کو کمین لکھا جاتا ہے اس کو منسوخ کرانے کی متفقہ سعی کریں۔ اور تمام پس ماندہ افراد کو خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں تعلیم وتہذیب سے بہرہ ور کر کے ترقی کے مدارج پر پہنچانے کی منظم کوشش شروع کر دیں اور قابلیت کے معیار کے موافق ان کے لئے ہر قسم کی خدمات اور ملازمتوں کے دروازے کھول دئے جائیں۔ یہ کوشش ایک صحیح اسلامی اور انسانی خدمت ہوگی اور اس کے ذریعہ وہ اسلامی اصول کی برتری دنیا پر روشن اور واضح کرنے اور احیاء ملت کا اجر عظیم حاصل کریں گے۔ جمعیۃ علماء بھی اس بارے میں متعلقہ سرکاری دفاتر سے خط وکتابت کرے گی۔

محرک : مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری۔ موئید :- مولانا عبدالحلیم صاحب صدیقی۔

(۱۰)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ ایک شہر میں بلا ضرورت

دس دس بیس بیس مساجد میں نماز جمعہ قائم کرنے سے احتراز کریں کیونکہ اس تعدد و انتشار سے نماز جمعہ قائم کرنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے اور شوکت اسلامیہ کے اظہار میں خلل پڑتا ہے حتی الامکان ایک مسجد میں تمام مسلمان نماز جمعہ ادا کریں۔ صرف وسیع شہروں میں نہایت شدید ضرورت کی بنا پر دو یا تین مساجد میں جمعہ پڑھا جائے تو مضائقہ نہ ہوگا۔ غیر ضروری تعدد کو جس نے جمعہ کی نماز کو بھی پنجگانہ نمازوں کی حیثیت دے دی ہے جہاں تک جلد ممکن ہو موقوف کر دیا جائے۔

محرک :۔ مولانا قاضی حبیب الرحمٰن صاحب　　مؤید :۔ مولانا عبدالحنان صاحب

(۱۱)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس مدارس عربیہ دینیہ کے مروجہ نصاب میں دور حاضر کی ضرورتوں کے موافق اصلاح و تبدیلی کی ضرورت شدت سے محسوس کرتا ہے اور مدارس عربیہ کے ذمہ دار حضرات اور تعلیمی جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ماہرین تعلیم کی ایک کمیٹی اس پر غور کرنے کے لئے باہمی مشورے اور تعاون سے مقرر کر کے ایک ایسا نصاب مرتب کرائیں جو دینی علوم کی تکمیل کے ساتھ ضروریات عصریہ میں بھی مہارت پیدا کرنے کا کفیل ہو۔ اور اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء ہند ارباب علم سے رائے لے کر اپنی صوابدید کے مطابق حتی الوسع جلد کوئی مؤثر عملی اقدام کرے۔

(۱۲)

ان مہیب خطرات کے پیش نظر جو جنگ کی روز افزوں وسعت کی وجہ سے سامنے آرہے ہیں وقت کا اہم فریضہ ہوگیا ہے کہ تمام ہندوستانی اور خصوصاً مسلمان دیسی مصنوعات کی تیاری اور ترویج میں ہمہ تن مشغول اور منہمک ہو جائیں۔ دستی چیزوں کو استعمال کریں اور اپنی ضرورتیں کم از کم مقدار سے پوری کرنے کی کوشش کریں۔

اوّل تو جنگی ضروریات کی وجہ سے تمام ملز سرکاری کام میں لگی ہوئی ہیں۔ دوم اگر بعض ملیں کچھ سامان تیار بھی کرتی ہیں تو اس کا ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنا مشکل ہے پھر وہ ضرورت کے لائق تیار بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر مقام کے

(۱۴)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ حکومت کے اس رویہ کو کہ بہت سے خدام ملت و وطن کو اس نے نظر بند کر رکھا ہے نہ ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلاتی ہے نہ ان کو قید اور پابندی سے آزادی دیتی ہے نہ ان کے متعلقین کی ضروریات پوری کرنے کے لئے وظائف دیتی ہے سخت غم و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے ظاہر ہے کہ یہ روش محض استبداد اور منتقمانہ جذبات ہی کا نتیجہ ہو سکتی ہے اور یہ کسی وقت اور خصوصاً ان نازک حالات میں گورنمنٹ کے لئے مناسب اور مفید نہیں اس لئے حکومت کو لازم ہے کہ نظر بندوں کے خلاف یا تو مقدمہ چلائے یا ان کو فوراً غیر مشروط طور پر آزاد کر دے۔

یہ جلسہ خصوصیت کے ساتھ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی سابق صدر مجلس احرار اسلام کی نظر بندی کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا ہے کیونکہ وہ صحت کی خرابی اور آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں حکومت کا فرض ہے کہ وہ مولانا کو جلد از جلد ان تکالیف سے آزاد کر کے اپنی نیک نیتی اور انسانی ہمدردی کا ثبوت بہم پہنچائے۔

(۱۵)

بلوچستان جو کہ ہندوستان کا ایک اہم سرحدی صوبہ ہے۔ حکومت کی سہل انگاری یا اس کی اپنی مصالح کی بنا پر آج تک صوبجاتی اصلاحات و ترقیات سے محروم رکھا گیا ہے۔ جمعیۃ علماء ہند بلوچستان کی آزادی کے دیرینہ مطالبہ کو از سر نو دہراتی ہے اور حکومت کو متوجہ کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے کہ بلوچستان کے ساتھ جو ناانصافی اس وقت تک برتی گئی ہے وہ ختم کر کے اس کو بھی دوسرے صوبوں کی سطح پر لے آئے۔ ورنہ بصورت دیگر وہ مسلمانان ہند اور محبان حریت کو مطمئن کرنے میں ناکام رہے گی اور بلوچستان کے باشندے بھی کسی قسم کی طفل تسلیوں سے قانع نہ ہوں گے۔

(۱۶)

جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ حکومت کو مولوی فضل الٰہی صاحب وزیر آبادی کی مستحق

توجہ حالات کی طرف پرزور توجہ دلاتا ہے۔ محترم مولوی فضل الہٰی صاحب بیس سال سے چمرقند میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور اب ان کی صحت اور عمر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے آخری ایام اپنے وطن مالوف میں بسر کریں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ انسانی ہمدردی کی بنا پر موصوف کو غیر مشروط طور پر وطن واپس آنیکی اجازت دیدے۔

(۱۷)

جمعیۃ علماء ہند مشرقی ترکستان کے ایک حصہ قازاغستان کے قازاخ مہاجرین کے دردناک حالات معلوم کرکے سخت حزن واندوہ کا اظہار کرتی ہے۔ یہ ہزاروں مہاجرین اپنے وطن سے خانماں برباد ہو کر ہندوستان کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکل کھڑے ہوئے۔ حکومت کشمیر نے ان کو حدود ہند میں داخل ہونے کی بعض شرائط کے ماتحت اجازت دے دی انہوں نے تو وہ شرطیں پوری کر دیں لیکن حکومت کشمیر نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا بلکہ حکومت ہند کے ایماء سے ان کو مظفر آباد کے ایک ناقابل قیام علاقہ میں نظر بند کر دیا گیا۔ یہ لوگ اس نظر بندی میں سخت مصائب میں مبتلا ہیں اور بعد جانی و مالی نقصان اٹھا رہے ہیں جمعیۃ علماء ہند حکومت سے انسانیت کے نام پر مطالبہ کرتی ہے کہ ان پر سے نظر بندی کی تمام قیود ہٹا دی جائیں اور ان کو چلنے پھرنے اور معاش کے ذرائع اختیار کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا جائے۔ تاکہ ناداری اور بھوک کی وجہ سے ان کے افراد اور مویشی جو روزانہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ موت کے چنگل سے نجات پائیں۔

یہ جلسہ تمام مسلمانوں اور ہمدردان بنی نوع انسان سے بھی دردمندانہ استدعا کرتا ہے کہ وہ ان مہاجرین کی حالت زار کا خیال کرتے ہوئے ان کی طرف امداد و اعانت کا ہاتھ بڑھائیں۔

محرک:۔ جناب محمد سعید صاحب مجاہد سرینگر۔ موید:۔ مولانا محمد ایوب صاحب سرحد۔

(۱۸)

چونکہ زائرین بیت الحرام حجاج کرام کی ان مشکلات اور تکالیف کو رفع نہیں

کیا گیا جوان کو بحری اور خشکی کے سفر میں پیش آتی ہیں اور نہ ان کو وہ مراعات دی گئیں جو عام طور پر معمولی مجمعوں کے مسافروں کو دی جاتی ہیں اور اس کی اصولی اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ محکمہ حج کسی مسلم رکن کی نگرانی میں نہیں دیا گیا۔

جمعیۃ العلماء کا یہ جلسہ حکومت کو پرزور توجہ دلاتا ہے کہ وہ جلد از جلد ان مشکلات کو رفع کر کے مسلمانان ہند کو مطمئن کر دے اور ان کی بے چینی کو رفع کرے۔

(منجانب صدارت)